



سوال

ایک بار میرا بیوی کے ساتھ جھگڑا ہوا تو بیوی نے پتھر اٹھائی اور مجھے دھمکی دی تاکہ میں طلاق دوں تو میں نے اسے کہا "تجھے طلاق" لیکن میری نیت میں طلاق نہیں تھی کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں؟

جواب

بہم قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے، اور دور و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اگر آپ کو خدشہ ہو کہ بیوی اپنی دھمکی پر عمل کر بیٹھے گی اور آپ کو پتھر مار دے گی تو آپ مجبور اور مکرہ کے حکم میں ہیں اس لیے طلاق واقع نہیں ہوگی
ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحابہ کرام کا فتویٰ ہے کہ مکرہ شخص یعنی مجبور کردہ شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ ایک شخص نے پہاڑ سے شہد نکالنے کے لیے رسی لٹکائی، تو اس کی بیوی آکر کہنے لگی: مجھے طلاق دو وگرنہ میں رسی کاٹ رہی ہوں، اس شخص نے اسے اللہ کا واسطہ دیا، لیکن بیوی نے ماننے سے انکار کر دیا، چنانچہ وہ شخص عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور یہ واقعہ ذکر کیا، تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
"جاؤ اپنی بیوی کے پاس واپس چلے جاؤ، کیونکہ یہ طلاق نہیں ہے"

اور پھر علی اور ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی عدم وقوع بیان کیا گیا ہے "انتہی
دیکھیں: زاد المعاد (208/5).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

امام احمد رحمہ اللہ کا ابی الحارث کی روایت میں قول ہے:

جب مکرہ یعنی مجبور کر دیا گیا شخص طلاق دے تو اس پر طلاق لازم نہیں کی جائیگی، جب اس کے ساتھ کیا جائے جیسا کہ ثابت بن احنف کے ساتھ کیا گیا تھا تو وہ مکرہ کہلائے گا، کیونکہ ثابت کی ٹانگوں کو اتنا دبا گیا کہ اس نے بیوی کو طلاق دے دی تو وہ ابن عمر اور ابن زبیر کے پاس آئے تو دونوں نے اسے کچھ شمار نہ کیا

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان بھی اسی طرح ہے:

مکرہ جس کو مجبور کر دیا گیا ہو لیکن اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو النخل (106).

اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میری امت سے خطا و نسیان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے" انتہی



دیکھیں: اعلام الموقنین (51/4) کچھ کسی ہمیشی کے ساتھ

اور "الاختیارات" میں شیخ الاسلام کا کہنا ہے:

"مکرہ یعنی مجبور کر دیے گئے شخص کی طلاق واقع نہیں ہوگی، جبر یا تو دھمکی سے ہوگا یا پھر غالب گمان ہو کہ وہ اس کی جان یا اس کے مال کو نقصان دے گا

اور ایک دوسری جگہ کہتے ہیں:

اس کے گمان پر غالب ہونا کہ وہ اپنی دھمکی پر عمل کریگا یہ کوئی لہجھا، بلکہ صحیح یہ ہے کہ اگر دونوں طرف برابر ہوں تو بھی جبر اور اکراہ ہوگا" انتہی

دیکھیں: الفتاویٰ الکبریٰ (568/5).

ہم نے جو یہاں بیان کیا ہے وہ مسئلہ کے کا حکم اور اس کا ضابطہ بیان کرنے کے لیے ہے، رہا آپ کے معاملہ کے متعلق حکم تو اس کے لیے اس معاملہ کی تفصیل معلوم کرنا ضروری ہے، اس لیے ہم یہ کہیں گے کہ آپ دونوں شرعی عدالت یا پھر اپنے ملک میں کسی ثقہ عالم دین سے رجوع کریں، تاکہ اکراہ و جبر کا ہونا یا نہ ہونا ثابت کیا جاسکے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

99645